

کے ٹمٹاتے دیے بھی نظر نہیں آتے؛ پھر شاعر خود ہی اس سوال کا جواب دیتا ہو، اس سبب یہ بیان کرتا ہے۔ کہ عالم بالا سے روئے زمین پر بلائیں نازل ہو رہی ہیں اور ستارے دنیا کے آسمان کی طرف سے آنکھیں پھیر کر عالم بالا کو تک رہے ہیں۔ جدھر سے بلائیں اترتی ہیں۔ ستاروں کی آنکھیں اس منظر کی طرف سے ہٹ نہیں سکتیں۔ اور ان سے جو بھی روشنی حاصل ہو سکتی ہے، زمین کی طرف نہیں آ سکتی لہذا میری غم بھری رات سرا سر اندھیری ہو گئی۔

شب غم کی کامل تاریکی کا یہ سبب بالکل نیا اور اچھوتا مضمون ہے۔ لطف یہ کہ یہ سبب بلاؤں کے نزول سے پیدا ہوا اور شب غم کی تاریکی میں درد انگیزی کا اضافہ ہو گیا۔

۹۔ لغات : غربت : مسافری۔ بے وطنی۔ پردیس۔

حوادث : حادثہ کی جمع یعنی آفتیں اور مصیبتیں۔

تشریح : میرے لیے پردیس میں خوش رہنے کی کون سی صورت ہے، جب آفتوں اور مصیبتوں کا یہ عالم ہے کہ قاصد وطن سے جو خط لاتا ہے، وہ اکثر کھلا ہوا ہوتا ہے؛

دوسرے مصرع کا مضمون اس رسم پر مبنی ہے کہ جن خطوں میں کسی کی موت کی خبر ہوتی تھی، وہ اکثر کھلے بھیجے جاتے تھے یا ان کا کوئی گوشہ چاک کر دیتے تھے تاکہ مکتوب البیہ دیکھتے ہی سمجھ جائے، خط میں کوئی بُری خبر درج ہے۔ آج بھی یہ دستور ہے۔ جس شخص کے پاس وطن سے اکثر خط کھلے ہوئے آئیں، اس کا مسلسل رنج و غم میں مبتلا رہنا کسی تصریح کا محتاج نہیں۔ پردیس میں وطن سے خطوں کا آنا ہر مسافر کے لیے خوشی کا باعث ہوتا ہے، لیکن جس شخص کو زیادہ تر خبر مرگ لانے والے خطوط ملیں، وہ کیونکر خوش رہ سکتا ہے۔ پردیس کے غم پر عزیزوں اور دوستوں کے مرنے کا غم اس کے لیے مزید قلق کا باعث بنا رہے گا۔

۱۰۔ لغات : گنبد بے در : ایسا گنبد، جس میں کوئی دروازہ نہ ہو،